

قیمت سالانہ ؏

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۶ ستمبر ۱۹۱۸ء	نمبر ۳۶

گلدستۂ اخبار

مقام برکورٹ کے جنوب میں ہمارے اتحادی ہنڈنبرگ لائن سے عبور کر گئے ہیں۔ مبارک۔

نئے امریکن تخمینہ کے مطابق ۳۰ ستمبر تک ایک کروڑ ۳۰ لاکھ آدمی فوج کے لئے درج رجسٹر ہو جائینگے۔

کیلیفورنیا اور دنیا میں ہیضہ اور محرقہ تپ پھیل گیا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ استنبول میں جو ۲۰ اگست کو آتشزدگی کا واقعہ ہوا تھا اس سے ۲۵۰ گھر جل گئے۔

دو ہزار ارمنی ترکیوں کے ظلم سے بھاگ کر فارس میں آگئے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے فنڈ کی اپیل کی گئی ہے۔

باپوم کی تسخیر پر اس میں خوب خوشیاں منائی گئیں۔

پنجاب میں اب کی آلوؤں کی فصل بہت کم ہوئی۔

قاہرہ (مصر) کی خبر ہے کہ وہاں کے سلطان نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور سر گنگا سنگھ کو گرینڈ کورڈن آف دی آرڈر آف دی نائیل کا اعزاز عطا کیا ہے۔

گھنٹ (برمنی) سے بہت سی عورتیں اور لڑکیاں محاذ جنگ کے پیچھے کام کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں۔

انگریزی جنگی حوض دراصل مشکل مقامات پر خوب کام آیا کرتے ہیں۔ دنیا میں بے مثال ہیں۔

روس کے ایک باغی زردیلیاں کے سرگردہ لینین کو سوشلسٹ انقلاب پسند عورتوں نے گولی سے مار دیا۔

اس کی وجہ سے پانچ ہزار سوشلسٹ انقلاب پسندوں پر موت کا فتویٰ لگا دیا گیا ہے۔

روسی جنرل بروسیلاف ماسکو میں قید ہو گیا ہے بعد ازاں اسکو گولی سے مار دیا گیا۔

رنگون (برما) اتوار کی رات اور پیر کی صبح کو ۵ انچ بارش ہوئی۔ اور نیچی جگہوں میں سیلاب آ گئے۔

جرمنی پر اتحادیوں کے ہوائی حملوں کی وجہ سے تنگ آکر رائن کے گیارہ شہروں کے نمائندگان نے گورنمنٹ جرمنی سے اپیل کی ہے کہ وہ اتحادیوں سے معاہدہ کر لیں کہ ان پر ہوائی حملے نہ ہوں۔

جنگ میں بیکار شدہ ہندوستانی سپاہیوں کی صنعتی تعلیم کے لئے سکیم تیار کرنے کا گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے۔

مشرقی بنگال کے ضلع سلہٹ میں سخت سیلاب آگیا جس سے سارا ضلع زیر آب ہے۔

۳ ستمبر تک جنگی قرضہ کی مقدار ۳۶ کروڑ ۳۳ لاکھ ۴۳ ہزار ۶ سو تک پہنچ گئی ہے۔

ہمارے اتحادیوں نے ہنڈنبرگ لائن کئی جگہوں سے توڑ ڈالی ہے۔

تار برقیات

برٹش فتوحات

گذشتہ ماہ میں ہماری گورنمنٹ نے جو فتوحات کی ہیں وہ نہایت ہی مسرت آمیز اور حوصلہ افزا ہیں۔ اس اثنا میں انگریزی۔ سکاچ۔ کینیڈین اور آسٹریلین فوجوں نے خصوصیت کے ساتھ کارہائے نمایاں کئے اور اپنی فن سپاہگری کے خوب جوہر دکھائے۔ مارشل فوش کی نہایت عمیق اور وسیع تجاویز اور مورچوں کی قائمی اور حملوں کی نوعیت اور طاقت کی فوقیت سے دشمن بھی حیران اور ششدر ہو گیا ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی جرنیلوں کی چستی اور تجربہ کاری اور جانفشانی بھی قابل داد و تحسین ہیں۔ جنگی فن محاربہ کی قابلیتوں اور موقعہ شناسیوں کا نتیجہ آج دکھائی دے رہا ہے۔

چوتھی اور تیسری اور پہلی برٹش آرمیز نے ۸ اگست سے فتوحات کرتے کرتے سوم کے میدان جنگ میں دشمن کا قافیہ تنگ کر دیا۔ پہلے شہر اور مورچہ البرٹ سر کر لیا۔ اور البرٹ سے باپوم تک جو سڑک جاتی ہے اس کے دونوں طرفوں پر فتوحات کرتے کرتے باپوم بھی لے لیا۔ البرٹ سے جنوب کو اس سڑک کے دونوں کناروں پر جو پیرون کو جاتی ہے اپنا کے جاتے جاتے آخر پیرون بھی لے لیا۔ اور باپوم کے جنوب کی سمت کے محاذ پر دشمن کا توپوں اور جنگی سامانوں اور جنگی اسیروں کو بے کثرت ہی بھاری نقصان کیا۔ اور جو رقبہ اس سال کے ماہ مارچ اور اپریل میں دشمن نے بھاری بھاری قربانیاں کر کے لے لیا تھا وہ سب ہماری بہادر اتحادی فوجوں نے دنوں میں واپس لے لیا۔ اور ہنڈنبرگ لائن بھی کئی جگہوں سے توڑ ڈالی۔ اور اس کے عقب میں میلوں تک قابض ہیں۔

ہماری فوجیں دریائے سوم کے مغربی کنارہ تک پیری اور پیرون تک پہنچ گئی ہیں۔ ہیم پر قبضہ ہو گیا ہے۔ نیوزیلینڈ فوج باپوم پر قبضہ کر لیا۔ دریا سے سکارپ پر گرینیڈ پہاڑی سر کر لی۔ باپوم کے جنوب میں سیرنگرورٹ۔ کیوڑیکورٹ۔ ٹرضلائے۔ گھنچی اور گلمنٹ پر قبضہ ہو گیا۔ باپوم کے شمال میں ننڈن۔ اور ولیسیٹ سکانسٹار کی فوجوں نے پیشقدمی کر کے برکورٹ اور ہنڈی کورٹ لیز کاگنی کورٹ کو سر کر لیا۔ پیرون کے شمال میں مونٹ سینٹ کوئنٹین کی پہاڑی اور گاؤں نیرکورٹ میرزیز کا جنگل اور اس کے شمال اور مشرق کا بلند رقبہ۔ باپوم کیمبرے کے گرد نواح میں ریکورٹ نیز باپوم پر بھی قبضہ ہو گیا ہے۔ ۲ ستمبر کو پیرون سر کر لیا۔ فریمی کورٹ۔ سینٹ ڈینس اور جلبس کے جنوب مشرق میں بوکاولیینیز اور انکورٹ اور اُن کے مقابل کی بلند زمین نے لی۔ مورویل کی بلند زمین۔ بیوسکورٹ۔ بانکورٹ وغیرہ وغیرہ سب شہر اور گاؤں لے لئے۔ اور دیگر بہت سے مقامات پر دشمن کے سخت حملوں کو ان کے بھاری بھاری نقصانوں کے ساتھ پسپا کر دیا۔ اور فرانس میں ہر محاذ پر بڑی بڑی تنا ندر کامیابیاں روز کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے ہم اپنے اتحادیوں کو اور اپنی خیر اندیش برٹش گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہیں ❖

فرانسیسی پیشقدمی

لنڈن ۳ ستمبر گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ جو فوج اسل عیسل نامی مقام پر کوہ بانٹ ہنہ سے پار اتر گئی تھی وہ نہر کے مشرق کی جانب آگے بڑھ گئی۔ اور پہاڑی نمبر ۲۰۷ کے مشرق ڈھلوانوں پر اس نے اپنے قدم جما لئے۔ ویسٹ اور اسن دریاؤں کے درمیان ہم کریسی آڈمنٹ اور جورجینی کے مشرق سطح مرتفع پر آگے چلے گئے ہیں۔ اور لیوی اور ٹرنی سورنی پر قبضہ کر لیا۔ ہم کرونی کے شمال کی جانب بھی آگے بڑھ گئے۔ اور کئی مقامات پر ہم نے جرمن لائنوں کے پیچھے سخت بمباری کی۔

جرمن پسپائی کی کمزوری

لنڈن ۲ ستمبر پیرس۔ فرانسیسی محاذ پر ایک عمدہ حالت صورت پکڑتی جا رہی ہے۔ جس کے عمدہ نتائج بہت جلد نمودار ہو جائیں گے۔ جرمن جرنل لوڈنڈارف پسپا ہونے میں ایسی پالیسی برت رہا ہے کہ فوجوں کو ان مقامات کو خالی کر دینے کی اجازت دے دیتا ہے جہاں پر حملہ بھی نہیں کیا جاتا۔ اس سے ہمارا یہ فائدہ ہو گا کہ اس کی مدافعت شکست ہو جائے گی۔ اور جرنل لوڈنڈارف اور زیادہ پیچھے کو ہٹنا شروع ہو جاوے گا۔

ہمارے اتحادیوں نے ماسوائے وسیع علاقہ فرانس میں سے لینے کے ماہ اگست میں ۵۷۳۱۸ آدمی دشمن کے گرفتار کئے جن میں سے ۱۲۸۳ افسر ہیں۔ ۷۵۷ توپیں۔ جن میں ۱۵ بھاری توپیں ہیں۔ ۵۷۵۰ مشین گن۔ اور ایک ہزار خندقی توپیں نیز بیس تین ٹرینیں۔ نو لوکوموٹیوز یعنی ریلوے انجن۔ بے شمار رپو۔ اسامان جنگ۔ کئی لاکھ گولے اور ہلکے ہتھیار۔ اور بے شمار دیگر سامان جنگ ہمارے ہاتھ آیا۔

الہ آباد سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ایسٹ انڈین ریلوے کے کچھا اسٹیشن پر ایک مسافر گاڑی اور مالگاڑی کی ٹکر لگی ایک ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

فطرت سے فطرت کے خدا کی شناخت

(۴)

اوپر جو ہم نے بے جان مادہ کے ذرات اور ذی عضو اشیا کے ذرات کے درمیان تمیز بتایا ہے تو اُس سے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس فرق کی وجہ کیا ہے؟ مشاہدہ اور تجربہ بتاتے ہیں کہ ذی عضو اشیاء میں مادہ کے سوا ایک اور چیز بھی ہے جو مادہ کے خارج سے اُس میں آئی ہے۔ اور جو اُس کی اصلیت اور خواص سے بالکل علیحدہ اصلیت اور خواص رکھتی ہے اور اگر یہ شئے مادہ کی ذرات ہی میں ہوتی تو مادیات میں وہ ہمیشہ سے غیر منفک طور پر قائم ہوتی اور اُس کی وہ ہیت اور خاصہ نہ ہوتا جو اب اُس میں پائے جاتے ہیں پس ذی عضو اشیا میں مادہ کے سوا ایک اور چیز ہے جس کو قوت کہتے ہیں جو خارج سے اُس میں داخل ہوئی ہے جس کے سبب سے اُس کی ہیت اور خواص بالکل متبدل ہو گئے ہیں۔ اور اُن میں سے ہر ایک چیز کے اجزا یا عضو اب مصنوعی طور پر ایک دوسرے کے سا تھ متحد نہیں ہیں۔ اور نہ ہیں اُن کو کوئی ایک دوسرے سے جدا کر کے پھر متحد کر سکتا اور پہلے کیطرح پھر بنا سکتا ہے جیسا کہ ہم غیر ذی عضو مادہ کے بارے میں دیکھ چکے ہیں پس عضویت مادہ کی وہ ہیت ہے جس کے اجزا یا اعضا غیر منفک طور پر باہم گرجڑے ہوئے اور ایک طاقت ور اصول زندگی کی قوت سے زندہ ہیں اور اپنی طبعی مقتضیات کے مطابق اپنے موزوں دوائر میں اپنا اپنا عمل کرتی رہتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اندرونی اصول زندگی ان قوتوں سے بالکل الگ ہے جن کو وہ چلاتا ہے۔ کیونکہ طاقت اندھی ہوتی ہے اور خود کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ اصول زندگی فی نفسہ ذی ہوش اور رہنما اور بامرضی اصول ہے تنبایۂ مزید تشریح میں انجن اور اُس کے ڈرائیوروں کی مثال ٹھیک اتر سکتی ہے۔ انجن کے اندر ایسی ایک طاقت موجود ہے جو خود کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ اندھی ہے مگر ڈرائیور انجن کی طاقت کو استعمال کرتا ہے۔ اور جہاں چاہتا اپنی مرضی کے مطابق اُس کو چلاتا ہے پس بے مادہ اور ذی عضو عالم میں یہ فرق ہے کہ بے جان مادہ میں تواتر کی یکسانیت اور نتائج کی پائیداری پائی جاتی ہے۔ مگر ذی عضو زندگی میں ایک حکمران طاقت موجود ہے۔ جو اُس کے انکشاف کی ایسی تعیین کرتی ہے کہ واقعہ کے وقوع سے پہلے کچھ بتایا نہیں جا سکتا۔ بیجان مادہ میں اپنے اثر میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور اپنی اصلی صورت پر قائم نہیں رہتا۔ بلکہ کسی دوسری صورت میں پھر ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے جب بندوق کی گولی کسی ہدف پر جا کر لگتی ہے تو اُس کے ذروں کی حرکت حرارت بنجاتی ہے اور پھر حرکت نہیں رہتی۔ اور اسی طرح جب حرارت بجلی کی اور بجلی مقناطیس کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو یہ حرکت معدوم ہو جاتی ہے۔ مگر ذی عضو میں یہ حالت واقع نہیں ہوا کرتی۔ پروٹوپلازم کی پہلی اور لیس دار بوند میں سلسلہ ارتقاء مسلسل ہوام الارض۔ چارپایوں اور آدمی میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ اور سبب اپنے اخراج کار ان کا رہی میں منتقل نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن میں زندہ اور قائم رہتا ہے اور جوں جوں وہ اپنے سبب سے جدا کی روح اور محرک سے زیادہ سامان پاتے رہتے ہیں توں توں وہ اپنے مادہ میں بجائے کمی پیدا کرنے کے اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر ان کے اس اضافہ کے عمل میں خلل ڈالا یا اُس کو روکا جائے تو وہ سرا بزائل ہو جاتے ہیں۔ ان امور سے ظاہر ہے کہ ذی عضو زندگی سبب اور اثر کے عام قانون کے تحت میں کیونکر نہیں آسکتی۔ اور ذی عضو زندگی کے ارتقاءے حیات کی مذکورہ ماسبق علمی تشریح اس پر صادق نہیں آسکتی اور اگرچہ یہ ذی عضو زندگی بھی مادی نظر آتی ہے تو بھی وہ مادہ منبت حیات ہی رہتا ہے۔ یہی خالص مادہ بے جان اور ذی حیات مادہ کے درمیان بین فرق ہے اور اپنی اندرونی اصول حیات کی وجہ سے ذی عضو عالم خود بخود بنتا اور نشو و نما پاتا رہتا ہے۔ وہ اپنے بیرونی حالات کا مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ارد گرد کے حالات کو اپنے موزوں اور مناسب بنا کر اپنی مرضی کے مطابق کام میں لاتا ہے یہی طاقت ور اصول زندگی جو اشیائے ذی حیات کے اندر موجود ہے۔ اُن کی روح یا زندگی یا وقوف یا بہ الفاظ دیگر حیوانی روح یا حیوانی زندگی یا حیوانی شعور یا وقوف کہلاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حیوانات کے اندر یا ذی عضو اشیاء کے اندر جس میں انسان بھی بہ ایں نظر کہ وہ حیوان ہے۔ ایک رہنما قوت بھی موجود ہے۔ اور اسی رہنما قوت کی وجہ سے ہمارے تمام اعضاء آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ بنا۔ ہر ایک طبعی شئے وجود میں آتی ہے۔ روح حیوانی اسی قوت رہنمایہ کے ارتقاءے حیات کی کلید ہے۔

کام کرنے والی کالینیا جاگے [اس عنوان کے نیچے]

اسی پرچے میں ہم کسی جگہ یادوی۔ بے جی میگا ؤ۔ صاحب کا ایک مختصر مگر نہایت ضروری مضمون شائع

کرتے ہیں جو ہماری ہندوستانی کلیسیا کے لئے نہایت غور طلب ہے۔ یہ مضمون بشارتی کام کے متعلق ہے کہ کلیسیائیں جاگیں۔ اور بشارتی کام کو پورے طور پر اپنے ذمہ لیکر تن من دھن اور دعا سے انجام دیں۔ ہر ایک پریسبٹری بھی اپنے اپنے حلقہ اثر میں کلیسیاؤں اور جماعتوں کو اس کام کے بارے میں ترغیب اور مدد دے۔ اور اس کام کو صرف ایک یا دو شخصوں ہی کی سرگرمی اور محنت پر منحصر نہ رکھتے ہوئے اُس کو اپنا سال بھر کا بلکہ دائمی کام بنالیں۔ اور ایسے طریقوں پر اُس کو کریں کہ خداوند کے لئے بہت سا پھل اس کے کھلیان میں جمع ہو جائے۔ باغ کا مالک اگر ہندوستانی کلیسیا کو اُس کے انگوری باغ میں کام اور محنت کرتے ہوئے پائے۔ اور خوش ہو جائے۔ محولہ بالا مضمون میں بعض پریسبٹریوں اور کلیسیاؤں کے کام کی مثالیں پیش کی ہیں جنہوں نے نمایاں ترقی کی ہے یا کام کے لئے تجاویز اور انتظام کر رہی ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین اس مضمون کیطرف ضرور غور کر کے اُن پر عمل پیرا ہوں گے۔

ہم سرکار کی مدد کس طرح کرسکتے ہیں؟

یہ مسلمہ امر ہے۔ ہر ایک بادشاہت خدا کیطرف سے اس لئے قایم ہوئی ہے کہ وہ اس دنیا میں خدا کی نیابت کرے اور اپنی رعایا کی حفاظت اور ترقی میں ہر طرح سے ساعی اور سرگرم رہے۔ اور رعایا کا فرض ہے کہ اپنے بادشاہ کے ان کاموں میں پوری پوری اور دل و جان سے مدد دے۔ آج ہماری مہربان اور عدل گستر گورنمنٹ کو ایک موذی اور بے رحم حکمران سے جو واسطہ پڑا ہے تو لازم ہے کہ ہم بھی اپنے شہنشاہ معظم کو اُس کے اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنے جان مال سے پوری مدد دیں۔ اور آخری فتح تک ہر ممکن ذریعہ سے اُس کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ وہ ہماری ہی حفاظت اور ترقی کے لئے دشمن کے مقابلہ میں تلوار لئے کھڑا ہے۔ ہم اُس کی مدد اس طرح کرسکتے ہیں کہ ہم اپنے نوجوانوں کو لڑائی میں بھیجیں۔ اُن کے لئے تمام ضروریات زندگی پہونچائیں۔ سامان جنگ کے لئے عطیات دیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس قرضہ جنگ میں شریک ہوں۔ قرضہ جنگ کی فراہمی کی میعاد بہت جلد ختم ہونیوالی ہے۔ اگر وقت ہاتھ سے گیا۔ تو پھر پچھتانا ہوگا۔ مسیحیوں کی وفاداری اور جان نثاری کا یہ نادر موقعہ ہے۔ اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ اگر کچھ سرکار سے لینا ہے تو پہلے دو۔ اور پھر بغیر بیج بوئے بغیر فصل کاٹنے کی امید رکھنا اور بغیر محنت کے کچھ حاصل کرنے کی توقع رکھنا نہ صرف بے فائدہ۔ بلکہ جہالت ہے۔ شکر ہے کہ مسیحیوں نے اور خصوصاً پنجاب کے مسیحیوں نے لڑائی کے لئے مسیحی اور غیر مسیحی رنگروٹ بھرتی کروانے میں نمایاں حصّہ لیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ قرضہ جنگ اور دیگر عطیات دینے میں اپنے ہموطنوں سے کسی صورت سے پیچھے نہیں رہے ہونگے۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حیثیت کے موافق کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ دے سکتا ہے۔ جس کو ہماری گورنمنٹ بسروچشم قبول کرلیتی ہے۔

مشنوں کا بشارتی کام

مشنوں کا بشارتی کام تمام دنیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر بڑی عمدگی کے ساتھ ہورہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے اُس پر بھاری اثر نہیں پڑا ہے۔ تو بھی اثر تو ضرور پڑا ہے یہ جنگ کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ کام ترک ہو جائے۔ یا بشارتی کام وغیرہ ڈھیلا پڑ جائے بلکہ چاہئے ہم نے ہندوستان اور پنجاب ہی میں دیکھ کر یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ اس کے لئے خدا کا شکر اور حمد ہو۔ ہندوستان میں جو اس موومنٹ جاری ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ جاپان میں جو متحدہ بشارتی مہم اس سال کے شروع میں ہوئی تھی اور جو وہاں کی دیسی کلیسیا کی محنت اور اتحاد کا نتیجہ تھی۔ فارن منشری بورڈ کی تمام تاریخ میں یگانہ تھی۔ اسی طرح چین میں جو بشارتی مہم کا کام عملی طور پر مشن کے اتحاد کے ذریعہ سے ہوا اور جس کی کوششوں سے چین کے گھر اور لوگوں کے دل مسیح کی انجیل کے لئے کھُل گئے وہ بھی نہایت قابل تحسین ہے۔ مغربی افریقہ مشن کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال سب سے زیادہ آدمی کلیسیا کی ممبری میں داخل ہوئے۔ اور یہ اُس ملک کی مشن کی تمام طول طویل اور عجیب وغریب تاریخ ایک قابل یادداشت کام ہے۔ بشارتی کام کا یہ اور دیگر نشانوں سے خدا کی نشان اور قدرت اور عجیب محبت کا ظہور ہوتا ہے۔ جو اُس نے یسوع مسیح کی معرفت اس دنیا کی نجات کے لئے ظاہر کی۔

قرضہ جنگ میں پنجاب سے دو کروڑ روپیہ سے زیادہ آیا

لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی پنجاب کی جانب سے پنجاب سے دو کروڑ روپیہ قرضہ جنگ میں وصول ہو جانے کی کامیابی پر پنجاب پراونشل وار کمیٹی کے پریذیڈنٹ ڈی ٹیل سرجی۔ اٹکنسن صاحب بہادر نے نام ذیل کا مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔ پنجاب سے دوسرے کروڑ کی اس قدر جلد وصولی پر دلی مبارکبادی دیتا ہوں۔ امید کی جاتی ہے کہ قرضہ جنگ کے بند ہونے سے پیشتر مزید کوششیں گذشتہ سال کے پیمانہ تک پہونچ جانے کے لئے کیجائینگی۔ لفٹنٹ گورنر۔ ظاہر ہے



کہ یہ مبارک بادی ان افسروں اور غیر افسروں۔ جماعتوں اور افراد کے لئے ہے جو پنجاب میں دوسرے قرضہ جنگ کی فراہمی میں حب الوطنی کے جوش اور وفاداری کی ذاتی طبیعت کی جولانی کیوجہ سے شریک اور کوشاں ہیں۔ اس مبارکبادی کے تار میں پریذیڈنٹ صاحب بہادر نے حضور لاٹ صاحب بہادر کو جوابی تار بھی روانہ فرمایا ہے۔ پنجاب کے قرضہ جنگ کی رقوم ۲۸ اگست پر دو کروڑ ۵ لاکھ ۲۰ ہزار دو سو روپیہ تک پہونچگئی ہے۔

امریکہ کی فوجی طاقت

امریکہ نے جب سے جنگ میں شرکت کی ہے۔ تب سے اس نے اپنی طاقت بڑھانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ وہ اتحادیوں کو ہر طرح کی مدد دینے کو ہر پہلو سے نہایت کوشاں ہے۔ اسکے تمام گزشتہ تجاویز کے حال ہی میں پریذیڈنٹ ولسن نے فوجی طاقت کے بل (مین پاور بل) پر دستخط کرتے ہی یہ اعلان کردیا کہ جس قدر آدمی ۱۸ اور ۴۵ برس کے درمیان ابھی تک درج رجسٹر نہیں ہوئے۔ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بری یا بحری فوج میں ملازم نہیں ہیں۔ وہ سب ۱۲ ستمبر تک اپنے نام درج رجسٹر کرادیں۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس طرح سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ آدمی اور زیادہ درج رجسٹر ہوجائینگے۔ اگرچہ ان میں سے وہی آدمی لئے جائینگے۔ جو بالکل تندرست اور ایسے ہونگے جن پر کسی کی پرورش کا بوجھ نہ ہوگا۔ پریذیڈنٹ ولسن نے اپنے اعلان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہم سنجیدگی سے ارادہ کرتے ہیں کہ ہماری فوجیں فیصلہ کن فتح حاصل کریں۔ اور اس ارادہ کی تعمیل کے لئے اپنے قوم کے قابل جنگ آدمیوں کا ایک بڑا حصہ خوب سوچ بچار کرکے وقف کرتے ہیں۔

یہ فرض کی پلٹن ہے۔ جس کا جواب اس ملک کا ہر ایک سچا مرد اس فخر اور وقوف کے ساتھ دیگا۔ کہ ایسا کرنے سے ہر ایک شخص اس معاملے اثبات میں اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ جس کی پلٹن پر ہر ایک سچا آدمی اپنی سب سے اعلےٰ خدمت پیش کرتا ہے۔

جرمن اپنی پسپائی کی کیا تشریح کرتے ہیں

ذیل کا بیان اس بات کو منکشف کرتا ہے کہ وہ اپنی پسپائی کی کیا تشریح کرتے اور کیا وجہ بتاتے ہیں۔ جرمن کپتان فان سلزمان جو بڑا مشہور و معروف جرمنی فوجی مضمون نگار ہے۔ وہ ایک جرمن اخبار میں اس طرح تحریر کرتا ہے کہ ہم دشمن کو ہیبتناک بیابان میں لے آرہے ہیں۔ تاکہ اس کو معین خطوط پر لاکر روک دیں۔ اس وقت اس کو ہر قسم کا سامان بہم پہنچانے میں ایسی مشکلات درپیش آئینگی جنکو وہ رفع نہ کرسکے گا۔ مارشل فاش نے جرمن فوجوں کے اندر وہ بے ترتیبی ابھی تک پیدا نہیں کی ہے۔ جو شکست کردینے کے لئے لازمی ہے۔ اگر ہمارے پاس وہ بے شمار انسانی سامان ہوتے جو مارشل فاش کے پاس ہیں تو ہم نہ صرف پیرس ہی میں ہوتے۔ بلکہ تمام دنیا کو ہم سر کرلیتے۔ فیصلہ کا وہ وقت آرہا ہے جس میں ہمارے معاملہ کی راستی بالضرور ظاہر ہوجائے گی۔

لاہور میں مستورات کی ملازمت کا محکمہ

گورنمنٹ لاہور نے پنجاب پبلسٹی کمیٹی کے متعلق اور اسی کے دفتر میں مستورات کی ملازمت کے لئے ایک محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کردیا ہے۔ اور منشا اس محکمہ کے قائم کرنے کا یہ ہے کہ مستورات کو ان کی لیاقتوں پر تعینات کیا جائے جن پر گزشتہ دنوں میں مرد مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ جنگ کے متعلق زیادہ ضروری فرائض ادا کرنے کے لئے مردوں کو سبکدوش کردیا جائے۔ اس محکمہ کا خاص کام یہ ہوگا کہ (ا) مالکان سے ایسی جگہوں کی فہرستیں طلب کیجائیں جن میں مستورات موزونیت کے ساتھ ملازم رہ سکیں اسی کے ساتھ ان کی قابلیتوں اور تنخواہ وغیرہ کی تفصیل بھی لی جائے۔ (ب) مستورات سے ملازمتوں کے لئے درخواستیں لی جائیں۔ اور ایک رجسٹر میں انکو بمع درخواست کنندگان کی لیاقتیں اور تنخواہ وغیرہ درج کیجائیں۔ مستورات کی ملازمت کے اس محکمہ کا افتتاح ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ اور سارا انتظام ایسی مستورات کے ذمہ ہوگا جو آزریری طور پر سارا انتظام کریں گی۔ لاہور کی پبلسٹی کمیٹی تمام مالکان کیطرف سے ان کی ملازمتوں کی فہرستیں اور ملازمت کے لئے مستورات کی درخواستیں لینے کو ہر وقت تیار ہے۔ مگر اکتوبر سے پہلے پہلے کوئی معین کارروائی نہیں کیجائے گی۔

یورپ اور امریکہ میں مستورات کا کام

جنگ کے متعلق انگریزی عورتوں نے "وومنس آگزیلری کور" یعنے مستورات کی فوجی امدادی پلٹن قائم کی ہیں۔ جن میں ہر مہینے دس ہزار عورتیں بھرتی ہوتی رہتی ہیں۔ یہ عورتیں ملٹری بیس پر کلرکوں۔ تارگھروں ٹیلیگراف ٹیلیفونوں اور مال گوداموں میں ملازم ہیں۔ موٹر کار چلاتی ہیں۔ اور جنگی لائنوں کے پیچھے کھانا پکانے کے کام میں ملازم ہیں۔ خاکی رنگ کے کوٹ فراک۔ اور اوور کوٹ۔ لمبے لمبے بوٹ۔ اور نرم نرم ٹوپیاں وردی کے طور پر پہنتی ہیں۔ اور اپنے اپنے کاموں اور مراتب کے نشان لگاتی ہیں۔ جو کسی صورت میں

بعض فوجی جنازان بنتیں ہیں۔ انگلستان میں ۱۲۵۰۰۰۰ عورتیں سامان جنگ تیار کرنے کے کارخانوں سے باہر عام صنعتی و حرفتی کاموں میں مشغول ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ عورتوں نے انگریزی جنگی کام کے ہر صیغہ میں استثنا رطرائی کے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ وزیر اعظم کی پرائیوٹ سکرٹری عورت ہی ہے۔ محکمہ خوراک رسانی کے ڈائرکٹروں کے ساتھ دو عورتیں بھی مل کر کام کرتی ہیں۔ دو مسز مشیل سروس ٹیور او بھی مستورات کی قومی خدمات کے محکمہ میں ایک ڈائرکٹر عورت ہے۔ الغرض بہت سے متفرق محکموں میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں۔

جرمن پسپائی اور اتحادی پیشقدمی

رائٹر کی جو تاریں میدان جنگ سے ہندوستان میں موصول ہو رہی ہیں وہ نہایت ہی حوصلہ افزا اور مسرت آمیز ہیں۔ دشمن فرانس میں سرعت کے ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے بھاری بھاری نقصانات ہر قسم کے برداشت کر رہا ہے۔ اتحادی ہر مقام پر مظفر اور منصور لگاتار آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ہمارے اتحادیوں کی یہی رفتار رہی تو امید ہے کہ ماہ نومبر کے آخر تک دشمن فرانس میں سے نکلجائیگا۔ کہیں کہیں اُس کا کم زور جُز بقیہ رہ جائے تو تعجب نہیں۔ مگر وہ بھی بہت جلد فرانس سے نکال دیئے جائینگے۔ ہمارے اتحادی اس وقت ہنڈن برگ لائن تک پہنچ گئے ہیں جس پر جرمنوں کو بڑا بھروسہ اور فخر ہے۔ بلکہ بعض جگہوں پر ہماری گورنمنٹ کی فوجیں ہنڈن برگ لائن سے عبور کر گئی ہیں۔ اس جرمن پسپائی میں اُس کا مالی و جانی ہر دو کا سخت نقصان ہوا ہے اس کے مقابلہ میں ہمارا نقصان بہت خفیف ہے غالباً ۱۸ اور ۲۵ اگست کے درمیان برٹش تیسری اور چوتھی فوجوں کا نقصان ہر قسم کا (ہلاک اور زخمی شدہ) صرف ۲۳۵۰۰ ہوا جبکہ صرف برٹش فوجوں ہی نے جرمنوں کے ۴۰ ہزار آدمی گرفتار کر لئے۔ علاوہ کئی ہزار جرمن ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ بہت ہی جگہوں میں میدان جنگ میں کشتوں کے پشتے لگے ہوئے ہیں۔ ۱۵ جولائی سے لیکر انگریزوں اور فرانسیسیوں نے جرمن کے ایک لاکھ آدمی پکڑ لئے۔ کم از کم ۱۵۰۰ بھاری توپیں۔ اور کئی ہزار مشین گن لے لیں۔ اور جب سے کہ یہ گرفتاریاں ہو چکی ہیں تب سے اُن تازہ حملوں میں جو ہماری فوجیں برابر کر رہی ہیں۔ اتحادیوں نے کئی ہزار قیدی اور گرفتار کر لئے۔ اور دشمن ابھی تک عسرت کے ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اسی اثنا میں جرمن نے قریباً پانچ لاکھ آدمی لڑائی سے علیحدہ کر دیئے ہیں۔ اور یہ ان کے لئے بڑی خطرناک بات ہے۔ کیونکہ اگرچہ خفیف زخمی سپاہی تندرست ہو کر میدان جنگ میں واپس بھی آجائیں تو بھی ہزاروں آدمی یا تو ہلاک ہو گئے ہیں یا زخمی ہو کر ہمیشہ کے لئے بیکار ہو چکے ہیں جرمن اپنے توپوں کے نقصان کی تلافی کرنے کے بالکل ناقابل ہیں۔ اور آسٹریوں اور ترکوں سے کچھ مستعار لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو اُمید قوی ہے کہ بہت مدد نہیں دے سکیں گے۔ فرانس کے میدان میں کچھ آسٹروی آئے بھی ہیں تاکہ جرمنوں کی مدد کریں۔ برٹش فوجوں پر کمان کرنے اور فتوحات حاصل کرنے میں جنرل سر جولین بنگ اور سر ہنری رالنس ید طولے رکھتے ہیں۔ جبکہ جنرل ڈیبینی ہمبرٹ اور مانجن فرانسیسی فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے جنگی نابینا سپاہیوں کا مدرسہ

خبر ہے نہایت مسرت بخش ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اُن ہندوستانی سپاہیوں کی تعلیم کے لئے سکیم جاری کئے جانے کا حکم دیدیا ہے۔ جو میدان جنگ میں نابینا ہو گئے ہیں۔ اس تعلیم کے دو مرکز مقرر ہونگے ایک لاہور میں اندھے سپاہیوں کے لئے۔ دوسرا بمبئی میں اندھوں کے لئے ایک وکٹوریہ میموریل سکول ہوگا۔ اس تعلیم کی معمولی میعاد تو نو ماہ کی ہوگی مگر مدرسہ کے پرنسپل کی سفارش پر اُس کی توسیع ہو سکیگی اثنائے تعلیم میں اُن لوگوں کو خوراک اور رہائش مفت ملا کریگی۔ اور سینٹ ڈنسٹن ریلیف فنڈ میں سے ہر ایک سپاہی کو چھ روپیہ ماہوار ملا کریگا۔ یہ رقم اُس کی پنشن پر مضاف ہوگی۔ اور جس قدر روپیہ کوئی اثنائے تعلیم میں حاصل کریگا۔ وہ اُسی کا مال ہوگا۔ ہر ایک شخص کو آنے جانے کا ریلوے کرایہ ملیگا اور اگر ضرورت ہوگی تو ایک فالتو آدمی کا کرایہ بھی ملا کریگا جو اُس کے ساتھ ہو۔ لاہور اور بمبئی کے ان مدرسوں میں کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔ اس کا فیصلہ وہاں کی لوکل گورنمنٹ اور انتظامی کمیٹی بشراکت فوجی حکام کے کرے گی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ سب لوگ جو ہندوستان کے باشندوں سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ اور بصارت جیسی بیش قیمت اور لاثانی نعمت کی قدر جانتے ہیں اس انتظام کو مشتہر کرنیکی کوشش ضرور کرینگے۔

امریکن پیشقدمی

لندن ۳ ستمبر۔ ایک امریکن مراسلہ راوی ہے۔ باوجود دشمن کی سخت مخالفت کے ہم دریائے آین کے جنوب کی جانب آگے بڑھ گئے اور ٹیرنی سورنی کی بلندیوں پر قابض ہو گئے۔ یکم ستمبر کو ہم نے ۲۷۵ آدمی دو توپیں اور ۸۰ مشین گن گرفتار کر لیں ہیں۔



(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

"ہماری تقریظ"

نور افشاں مطبوعہ ۹ اگست ۱۹۱۸ء کے ایڈیٹوریل نوٹس میں ایک مضمون "ہماری تقریظ" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس میں چند خیالات پیش کئے گئے جن کے سبب سے ہمارے دل میں سخت بے چینی اور بے قراری پیدا ہوئی۔ اس مضمون کے متعلق ہم اپنی رائے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

ایڈیٹر نور افشاں نے یہ مضمون ۱۸ جون کے ہارویسٹ فیلڈ کے ایک مضمون "انڈین کرسچنز اینڈ فارن مشنریز" کی تقریظ میں لکھا ہے لیکن مضمون کے خاص مقصد کو نظرانداز کر کے آپ نے ایک سوال پوچھا ہے۔ کہ ہندوستانی مسیحیوں اور پردیسی مشنریوں کے درمیان کیا تعلق ہے اور کیا تعلق ہونا چاہیئے؟ اس نازک سوال کے جواب میں ایڈیٹر صاحب یوں فرماتے ہیں کہ "جو تعلق مشن اور ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان آج نظر آرہا ہے وہ مالک و نوکر کے سوائے اور کسی قسم کا نہیں۔ جب تک کوئی ہندوستانی مسیحی مشن کا ملازم رہتا ہے تب تک اس کی تنخواہ ملتی رہتی ہے اور تب ہی تک اس کی بھلی امداد ہوتی رہتی ہے۔ مگر جہاں ملازمت چھوڑی یا چھوڑنی تو کون اور میں کون؟ ملازمت کا یہ پہلو بعرض عمل میں آتا رہتا ہے۔ سرکاری ملازمت اور مشن کی ملازمت میں مقابلہ کر کے دیکھو تو حقیقت منکشف ہو جائیگی۔ بحیثیت مجموعی کل مشنوں کو دیکھو۔ حالات کیا بتا رہے ہیں؟" آگے چل کر ایڈیٹر صاحب اپنی رائے پیش کرتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحیوں اور مشنریوں کا باہمی تعلق والدین اور بچوں کا سا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "اصل حقیقت اور ابتدائی مشنری کے برتاؤ جو آج سے پچاس ساٹھ برس پہلے ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا جس کی بابت ہم اپنے بزرگوں اور اپنے مسیحی بھائیوں سے سنتے چلے آتے ہیں۔ اور جیسا تعلق ہونا چاہئے وہ والدین اور بچوں کا سا ہے۔"

اس کے بعد اڈیٹر صاحب والدین اور بچوں کے فطری رشتہ اور باہمی سلوک کی کمی منزلوں کا ذکر کرتے رہیں۔ اور اپنے اس بیان کو مشن اور ہندوستانی کلیسیا پر منطبق کر کے فرماتے ہیں کہ "روزمرہ کے تجربے اور مشاہدے سے ظاہر ہے کہ مشنری صاحبان کا سلوک ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ والدین کا سا نہیں ہے۔ آخر میں اڈیٹر صاحب نے ہارویسٹ فیلڈ کے مذکورہ بالا مضمون سے چند فقرے اقتباس کئے ہیں۔ "یہ یقین پھیلتا جارہا ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کو کلیسیا اور مشنوں میں کوئی وسعت رسوخ اور ذمہ داری نہیں دیجاتی..."

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ نور افشاں میں اس قسم کے مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان سے بجائے فائدے کے نقصان پہنچتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کے تجربے اور مشاہدے کے ساتھ ہم بالکل اتفاق نہیں کرتے۔ اگر بفرض محال ان کے بیانات اور دعاوی صحیح بھی ہوں تبھی ہمارے خیال میں ان کو نور افشاں میں شائع کرنا بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی چھیڑ چھاڑ ہمیشہ باعث رنج و فساد ہوتی ہے۔ بہتر ہوتا اگر پرسبٹری یا مشن میں اس کا ذکر کیا جاتا۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس مضمون کے متعلق کوئی مباحثہ کا سلسلہ شروع کریں لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان غلط فہمیوں اور شکوک کو دور کر دیا جائے جو کہ اس مضمون کی اشاعت سے پیدا ہو گئے ہونگے۔

ہارویسٹ فیلڈ کا مضمون بعنوان "انڈین کرسچنز اینڈ فارن مشنریز" ہماری نظر سے گذرا۔ یہ مضمون کس اور مزاج اور طبیعت سے لکھا گیا۔ اس میں کوئی بات ہم کو قابل اعتراض نظر نہیں آئی۔ لیکن ایڈیٹر صاحب نے اس کے بیانات کو مبالغہ کے ساتھ بیان کیا آپ نے اس میں سے اقتباس کر کے فرمایا ہے کہ "ہندوستانی مسیحیوں کو کلیسیا اور مشنوں میں کوئی وسعت، رسوخ اور ذمہ داری نہیں دیجاتی ہے۔" حالانکہ ہارویسٹ فیلڈ کا بیان یہ ہے کہ "ہندوستانی مسیحیوں کو کلیسیا اور مشنوں میں کافی وسعت، رسوخ اور ذمہ داری نہیں دیجاتی"۔ ایک لفظ کے بدلنے سے مطلب کچھ کا کچھ ہو گیا۔ جناب اڈیٹر صاحب! اگر مشن کی طرف سے ہندوستانی مسیحیوں کو کوئی وسعت رسوخ اور ذمہ داری حاصل نہ ہوتی تو آپ کو نور افشاں میں یہ مضمون درج کرنے کا مجاز بھی نہ ہوتا۔

آپ نے فرمایا ہے کہ "ابتدائی مشنری برتاؤ جو آج سے پچاس ساٹھ برس پہلے ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا" وہ والدین اور بچوں کا سا تھا۔ خدا جانے یہ دعوے کہاں تک سچا ہے ہم اور آپ شاید اس وقت موجود نہیں تھے لیکن ہندوستانی مسیحیوں اور مشنریوں کی کانفرنس کی رپورٹ ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کانفرنس ۱۸۶۳ء میں لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ اس رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں بھی ہمارے چند ہندوستانی بھائیوں نے مشنریوں کے برخلاف اسی قسم کی شکایتیں پیش کی تھیں جن کا آپ نے ذکر کیا۔ جناب عالی مشنریوں کے برخلاف بولنے کا فیشن کوئی زمانہ حال کی اختراع نہیں ہے۔ بلکہ دیر سے چلا آرہا ہے۔

آپ کا دعوے ہے کہ مشنریوں اور ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان وہی تعلق ہونا چاہیئے جو والدین اور بچوں کے درمیان ہوتا ہے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ حقیقت حال اس کے برخلاف ہے۔ ہمارے کان اس بات کو سن سن کر تھک گئے ہیں کہ مشنری ہندوستانی مسیحیوں کے ماں باپ ہیں ہم آگے چلکر اس رشتہ کی نسبت کچھ بیان کرینگے۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مشنریوں اور ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان والدین اور بچوں کا سا رشتہ ہونا چاہیئے۔ تو بھی ایڈیٹر صاحب کے دیگر دعاوی جو اس دعوے پر

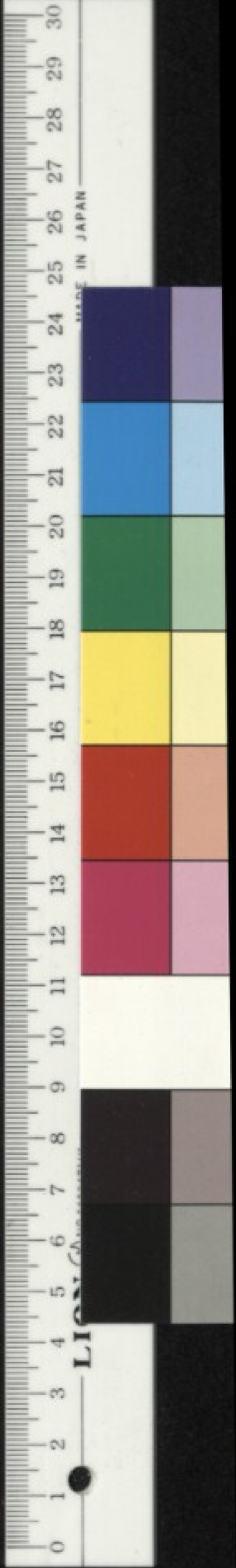
پر مبنی ہیں۔ صائب نہیں معلوم ہوتے۔ آپ کے بیان سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ مسیحیوں سے آپ کی مراد مشن بحیثیت مجموعی سے ہے یا فرداً فرداً مشنری صاحبان سے۔ لیکن ہر دو حالات میں واجب تھا کہ والدین اور بچوں کے رشتے کی منزلوں کا ذکر کر کے یہ بھی بتاتے کہ آج ہندوستانی کلیسیا کس منزل پر ہے۔ اور پھر مشنریوں کے سلوک پر بحث کرتے۔ لیکن آپ نے یہ نہیں کیا۔ اور یوں ہی ایک دل شکن خیال پبلک کے سامنے پیش کر دیا۔

اگر مشن بحیثیت مجموعی سے مراد ہے۔ تو آپ جانتے ہیں کہ مشن نے ہندوستانی کلیسیا کے لئے کیا کچھ کیا اور کیا کچھ کر رہی ہے۔ مشن نے چند ہندوستانی مسیحیوں کو اپنا مشورتی شریک بنایا ہے یعنی جن کو اس قابل پایا۔ لیکن یہ پوری شراکت میں نہیں لئے گئے۔ کیونکہ امریکہ کی بورڈ نے اس بات کی اجازت نہیں دی حالانکہ ہمارے مشنری صاحبان نے کئی مرتبہ اس کے لئے کوشش کی۔ پھر مشن کی طرف سے ہندوستانی مسیحیوں کو بشارتی خدمت کے متعلق مختلف علاقوں میں پوری پوری خود مختاری مل رہی اس سے بڑھ کر مشن کی ایک کمیٹی نے کلیسیا اور مشن کے اتحاد کے متعلق ایک مسودہ پریسبٹریوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشن اپنے کئی علاقے چھوڑنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ ہندوستانی کلیسیا ان کا انتظام کر سکے۔ اس کے علاوہ مشن نے ہمارے لئے گرجے بنوائے۔ بلکہ ہمارے پاسبانوں کی پرورش کا بوجھ اٹھایا۔ اور اٹھا رہی ہے۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مدرسے بنوائے جن کے لئے بہت بڑی رقم امریکہ سے ہر سال آتی ہے۔ علاوہ ازیں کلیسیا کی بشارتی خدمت میں جو کہ زیادہ تر ہوم مشن کے وسیلے کی جاتی مشن ہاتھ بٹاتی ہے۔ باقی رہا کلیسیا کا اندرونی انتظام۔ شاید ہی کوئی کلیسیا ہوگی جس کی سیشن میں مشنری صاحبان شریک ہوں۔ یا اس کے انتظام میں بے جا مداخلت کرتے ہوں۔ پریسبٹری کی حالت سے اڈیٹر صاحب بخوبی واقف ہیں۔ وہاں پر اکثر ہندوستانی ماڈریٹر اور سٹیٹڈ کلارک ہوتے ہیں۔ تمام ممبروں کو رائے دینے اور ووٹ دینے کا برابر اختیار حاصل ہے۔ مشن کے پریسبٹری کے معاملات میں حاوی نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے کاموں کی نسبت پریسبٹری کے فیصلے طلب کرتی ہے۔ اور ان پر کاربند ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب نے نتیجہ نکالنے میں زود جلدی کی۔

اگر مشنری صاحبان فرداً فرداً مراد ہیں تو ہمارے خیال میں ان کے سلوک کے متعلق بھی نتیجہ نکالنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مشنری صاحبان انسان ہیں اور انہوں نے کبھی فرشتہ ہونیکا دعوےٰ نہیں کیا۔ کسی ایک شخص کے سلوک کی نسبت جب ہم اپنی رائے قایم کرتے ہیں۔ تو اس کی غلطیوں کے ساتھ یہ بھی خیال رکھنا چاہئیے کہ اس ذات سے اور مواقع پر کتنا فایدہ پہونچا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی شخص کو ایک یا ایک سے زیادہ مشنریوں سے نقصان پہونچا تو وہ سارے محکمے کے برخلاف ہو جاتا اور سب کو ایک جیسا قصوروار سمجھ کر اپنی رائے قایم کرتا ہو۔ لیکن یہ انصاف نہیں ہے۔ ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ جہاں تک ہمارا مشنری صاحبان کے ساتھ واسطہ پڑا ہم نے ان کو نہایت ہی ہمدرد اور دوست پایا۔ بیشک ہر قوم اور ملت میں ایسے لوگ ملیں گے جو ذرا ہٹ دھرم اور زبردست ہوتے ہیں۔ لیکن اس سبب سے کُل کے اوپر [illegible] لگانا جائز نہیں۔

اڈیٹر صاحب ایک خاص امر کی نسبت بڑے شاکی ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "جو تعلق مشن اور ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان آج نظر آ رہا ہے وہ مالک اور نوکر کے سوائے کسی اور قسم کا نہیں ہے۔" اس بیان میں کچھ غلط فہمی سی نظر آتی ہے۔ ہندوستانی مسیحی جماعت میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ اول ملازمان مشن دوم دیگر مسیحی صاحبان۔ ہم نہیں جانتے کہ مشن کا تعلق دوسرے ہندوستانی مسیحی صاحبان کے ساتھ مالک اور نوکر کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ مشن کی ملازمت میں نہیں ہیں۔ نہ مشن کی نگرانی میں کام کرتے ہیں اور نہ مشن سے تنخواہ پاتے ہیں۔ اس صورت میں کل ہندوستانی جماعت کو شامل کرنا درست نہیں۔ البتہ مشن کے ملازموں کے ساتھ مشن کا تعلق مالک اور نوکر کا ہو سکتا ہے۔ مگر ایک ولایتی مشنری خود ایک نوکر ہے۔ اور امریکہ کی بورڈ کے زیر ملازمت ہے۔ ہم کو اس نسبت میں کوئی برائی نظر نہیں آتی البتہ برائی تب ہے جب مالک نوکر کے ساتھ برا سلوک کرے اور سختی کے ساتھ پیش آئے۔ مشن اور اس کے ملازموں کے درمیان اور بھی تعلقات ہیں۔ لیکن یہاں پر صرف تعلق مذکورہ بالا ہی لازمی ہے۔ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ تمام مبشر یہ قابلیت نہیں رکھتے کہ خود مختار ہو کر کام کر سکیں۔ ضروری بات ہے کہ دوسرے ان کے کام کی نگرانی کریں اور ان کی خدمت میں ان کی ہدایت کریں۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ ہندوستانی سپرنٹنڈنٹ ہیڈ اور مشن سکولوں کے ہیڈماسٹروں کا اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ وہی تعلق ہے جو ولایتی مشنریوں کا ان کے ماتحتوں کیساتھ ہے۔

اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مشنریوں کا ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ والدین اور بچوں کا سا سلوک ہونا چاہئے ہم آپ کے اس بنیادی دعوے کے ساتھ بالکل اتفاق نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں جب مشنری صاحبان نے اس ملک میں بشارتی خدمت شروع کی تو انہیں یہ سلسلہ پرورش جاری نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اچھا ہوتا اگر پولوس رسول کی تقلید کیجاتی اور ہندوستانی کلیسیا کو آزادانہ طور پر ترقی کرنے کا موقعہ ملتا۔ آجکل کلیسیا میں جو سیلف سپورٹ اور سیلف گورنمنٹ کے متعلق اہم مسائل درپیش ہیں وہ اسی پرورش اور





ماں باپ بنے کا نتیجہ ہیں۔ غیر مسیحی مسٹنری صاحبان پر اس بات کا الزام نہیں لگاتے۔ انہوں نے اس ملک کی ذات پات اور مذہبی مخاصمت کا لحاظ رکھکر جو کچھ کیا۔ بڑی نیک نیتی سے کیا۔

ہمارے خیال میں ہندوستانی کلیسیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے اس بیرونی کے ہندوستانی حاصل کرے اور اس ملک میں اپنے ترقی کے لئے ایک طاقت بنجائے۔

اچھا ہو اگر ایڈیٹر صاحب اس قسم کے مضامین نور افشاں میں شایع نہ کریں۔ بلکہ اس کے برعکس مسیحی کلیسیا کو جوش دلائیں کہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو اور اس ملک کو مسیح کے لئے جیت لے۔

خاکسار اے۔ ٹھاکرداس سہارنپور۔

غزل

گھبرائے نہ دل کس لئے اس دار فنا میں
وہ لطف کہاں لطف ہے جو ملک بقا میں
تاثیر ہے وہ صادق و دھرمی کی دعا میں
مقبول ہے جاتے ہی جو درگاہ خدا میں
مشتاق ہوں کب عرصے میں ملک بقا کا
گو یہی ہے مری عمر اس آب و ہوا میں
وہ ذات ہے عیسیٰ کی جو ہے ارفع ہوگی
ثانی ہی نہیں جس کا کوئی ارض و سما میں
بیدار ہو عاصی کہ اب آتے ہیں مسیحا
آمد کی خبر پھیل گئی ارض و سما میں
سمجھیں گے مغفور سے بیشک وہ لاریب
لکھیگا جو دیوان مسیحا کی ثنا میں
کیوں عمر گراں مایہ ختم کرتے ہو ضایع
مشغول ہو اے مرد خدا یاد خدا میں

غزل

رہے کیسے مطلوب الفت سے محبت ہو تو ایسی ہو
حیرت سا نقشہ ہے میں قدرت ہو تو ایسی ہو
رہی ہونگے قیامت میں عزیز و دار محشر
کہ جس پر مہر کی اس نے شہادت ہو تو ایسی ہو
ہو رہے ہم داخل جنت طفیل حضرت عیسیٰ
نہ ہو جو یا کچھ کسی نے بھی شفاعت ہو تو ایسی ہو
بروز حشر ہم سب کو جیلائیں گے وہی آکر
ملایا جس نے قبر کو کرامت ہو تو ایسی ہو
چھڑا ہم کو شیطاں سے ملایا اس نے خالق کو
دیا قیمت میں خوں اپنا اطاعت ہو تو ایسی ہو
بجز اس کے نہیں کوئی عمل ہو جو جس کا
خبر آمد کی ہو جس کے صداقت ہو تو ایسی ہو
نہیں انجیل سے بڑھکر بلاغت میں کوئی نسخہ
سمجھ لیتے ہیں بچے بھی فصاحت ہو تو ایسی ہو
کرم دیکھو مسیحا کا بوقت مرگ ڈاکو سے
کہا جنت میں ہوگا آج عنایت ہو تو ایسی ہو
قمرا ہم مسیحا اس قدر ہیں بے ناموں میں
مزہ آتا ہے جنت کا حلاوت ہو تو ایسی ہو

کام کرنیوالی کلیسیا جاگ جائے

از طرف پادری اے۔ جی۔ میگاؤ۔

جب سے بشارتی مہم کا شروع ہے کلیسیاؤں نے کبھی اتنی کوشش اور دلچسپی ظاہر نہیں کی جتنی کہ اب۔ یہ کام کلیسیاؤں میں ایک مستقل صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بعض ابھی تک یہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیوں بشارتی مہم کی کوشش نہیں صرف ایک ہی ہفتے تک رہیں کیونکہ کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ایک ہی ہفتہ تک کام رہے اور بس۔ بلکہ زمانہ کے اخیر تک۔

کیا میری کلیسیا اپنا پورا حصہ لے رہی ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر پاسبان اپنے سے کر سکتا ہے کیا اس کو اپنی امید کے مطابق کامیابی مل رہی ہے۔ کیا جو تاکید کہ مسیح نے پیرویوں کو دی ہے بجا لائے ہیں جو اس نے خدا کی بادشاہت تم سے لیجائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لاوے دیجائیگی۔ کیا ہر سیشن اور کلیسیا کوشش میں ہے۔ کہ وہ کثرت سے پھل لاوے۔

ہندوستان میں جماعتی۔ ملکی۔ حرفتی اور مذہبی تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں۔ ایک نئی قوم اٹھ رہی ہے۔ قومی جوش ابھر رہا ہے۔ اور اس کو روکنا بھی نہیں چاہئے مسیح کہیں نہیں سکھاتا ہے کہ ایسا جوش روکا جاوے مسیح کا پیغام ہر فرد ہر جماعت اور ہر قوم کو آزاد کرنیوالا ہے۔ مغربی قومیں البتہ مسیح مذہب کو بیان کیا لیکن اس مذہب کی اشاعت ہند کے بیٹوں اور بیٹیوں پر مبنی ہے۔

پس ہند کی پرسبٹیرین کلیسیا جاگ جاوے۔ کام خدا کی طرف سے ہے اور ضروری ہے۔ ہم غیر ضروری باتوں پر اپنا قیمتی وقت صرف نہ کریں۔ اس کا ہاتھ ہمارے ساتھ کام کر رہا ہے۔ پس کیا ہم اس کے ہم قدم نہ ہوں جبکہ قومی جوش زور پر ہے تو کلیسیا سوتی رہے؟ اب وقت ہے کہ ہم عاجزی سے اس کی تلاش کریں اور اس کی مدد و برکت کے خواستگار ہوں۔

ایسی بیداری کی مثال ہم کو چین سے ملتی ہے۔ جہاں کہ اپریل ۷ لغایت سنہ ۱۹۱۸ء کو جبکہ پرسبٹیرین کلیسیا کی جنرل اسمبلی قایم ہوگی۔ یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ بشارتی خدمت کلیسیا کے سامنے نہایت ضروری اور اول بات سمجھی جاوے۔ اور کہ اس کام کی سہولت کے لئے ایک بورڈ آف ہوم مشن قایم کیا جاوے۔ اس سال

کام کے چلانے میں اگر اسمبلی کی کمیٹی کی صلاح مانی جاوے تو مناسب ہوگا یعنی یہ کہ ہر کلیسیا شہر یا دیہات کے کسی خاص حلقے میں خدمت کرنے کی ذمہ داری لیلیوے کمیٹیاں اسباب کی کوشش کر رہی ہیں کہ بوقت اجلاس خاص خدمت کیجاوے۔ بعضوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ کمیٹی کے ممبران ہمارے یہاں آکر انتظام وغیرہ میں مدد دیں۔ اس کے لئے ایک مشنری کی ضرورت ہے۔

مالوہ پریسبٹری اس سال نہ صرف خاص بائبل کلاس چلاوے گی۔ بلکہ والنٹیر بینڈ بھی قائم کریگی۔

فرخ آباد پریسبٹری کمیٹی نے اپنی جملہ کلیساؤں کو صلاح دی ہے کہ ہر کلیسیا اپنے ذمے کوئی خاص حصہ خدمت کے لئے لیوے۔ جس میں ملاقات و منادی سے کام ہو۔ ایک دیہاتی کلیسیا سے خبر ملی کہ کس طرح ایک دیہاتی ایلڈر ان پڑھ اور ایک استاد نے ایک والنٹیر بینڈ قایم کیا جس کے طفیل سے ایک آدمی نے رو رو کے اپنے واسطے نجات دہندہ کی ضرورت ظاہر کی۔

مشرقی ہمالیہ اور فرخ آباد پریسبٹری کی طرف سے میلوں کا بھی انتظام کیا گیا جن سے مسیحی خدمت ہوگی۔ ماس موومنٹ کے مسیحیوں کے درمیان ایسے میلوں کی سخت ضرورت ہے۔

ساوتھ انڈیا۔ یونائیٹڈ چرچ کی رپورٹ سے ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اُن کے درمیان ۵۰۰ بائبل سنڈے کلاسز ہیں جن کے ۳۳۱۶ ممبر ہیں مسٹر باٹ نے ڈاکٹر ایڈی کی میٹنگس کے لئے خاص تجویزیں پیش کی تھیں۔ مناسب ہے کہ مقامی کلیسیائیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ ڈاکٹر ایڈی کوئی اپنی طرف سے مہم نہیں چلانا چاہتے۔ بلکہ محض مدد دینا چاہتے ہیں۔ جن میں انتظام ہوا ہے کہ صرف ان لوگوں اور جماعتوں کے درمیان کام ہوگا۔ جو پہلے سے خاص پیغام کے واسطے تیار نہیں۔ بعض جلسوں میں صرف ایسے مسیحی داخل کئے جاتے ہیں جو اپنے ساتھ ایک غیر مسیحی کو لادیں۔ شخصی کام ضروری اور سہل ہے اگر آپ اس کام کی نسبت اور کچھ اُردو میں سیکھنا چاہتے ہیں تو فریے صاحب کی کتاب ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد سے منگوائیے۔

خلوتی جلسہ

یہ خلوتی جلسہ ہندوستانی پادری صاحبان کے لئے جنرل اسمبلی کی ایونجلسٹک کمیٹی کے انتظام کے مطابق سہارنپور میں ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کو فراہم ہوگا۔ اس جلسہ کا تعلق ایونجلسٹک کمپین اور مسٹر ایڈی کے ہندوستان میں آنے کے ساتھ خاص طور پر ہے۔ ایڈی صاحب آئندہ سال کے شروع ہی میں آئیں گے۔ بڑے زور سے امید کیجاتی ہے کہ ہماری کلیساؤں کے تمام ہندوستانی خادمان دین ضرور بالضرور تشریف لاکر فایدہ اُٹھائیں گے۔ جو صاحبان سفر خرچ برداشت نہیں کرسکتے اُن کو ایک طرف کا تیسرے درجہ ریل کا کرایہ دیا جاویگا۔ اور باقی حسب ضرورت کلیساؤں سے یا لوکل فنڈ سے مل سکتا ہے۔ مشنری صاحبان بھی جلسہ میں آسکتے ہیں۔ مگر یہ جلسہ خاص الخاص ہندوستانی خادمان دین کے لئے ہے۔ جو صاحبان آنا چاہیں وہ ۱۸ ستمبر سے پیشتر پادری بی بی رائے صاحب کو سہارنپور کو لکھ دیں۔

موئی بابا

گذشتہ سے پیوستہ

" پیارے لعل کبھی کبھی برہمو دھرم پرچار کے لئے باہر بھی جاتا تھا۔ وہ بہت فصیح منادی تو نہ تھا۔ پر وہ جہاں کہیں جاتا تھا۔ اپنی حلیمی سے لوگوں کو موہ لیتا تھا۔ سارے لوگ اُس کو پیار کرتے تھے۔

لیکن پیچھے اُس نے سمجھا کہ اس طرح کا پرچار کافی نہیں۔ پرچارک ہونے سے پیشتر اُس کے عقدا ہیمنہ کی ضرورت ہے۔ جب تک زندگی ایسی حالت میں نہ پہنچے کہ ہر وقت خدا کے ساتھ یگانگت محسوس ہو تب تک منادی کرنا صرف خودکشی ہے پس پیارے لعل اس اعلیٰ یگانگت کے لئے نہایت آرزومند اور بیچین تھا۔

اُن دنوں پیارے لعل کی حالت کیسی تھی سو رنگپور کے ایک برہمو کے ذیل کے خط سے معلوم ہوگی

"سادھو پیارے لعل ہمارا نہایت عزیز تھا۔ وہ بڑے بھائی کی طرح میری تعظیم کرتا تھا اور مجھے دادا پکارتا تھا۔ اُس کی دھرم کی پیاس۔ دھرم کے لئے بیچینی اور دھیان میں مگن رہنے کی عادت جو میں نے دیکھی سو عجیب تھی۔ میں بہت دفعہ سنہ پانشکل میں جایا کرتا تھا اور وہ بھی رنگپور میں میرے گھر آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ سنیچر کی شام کو میں اُس کے ہاں گیا ...... اُس نے اپنے ہی ہاتھ سے کھانا پکایا۔ وہ نرامیش کھایا کرتا تھا میں اُس کے اپنے ہی ہاتھ کا پکایا ہوا نرآمیش کھا کر بہت خوش ہوا۔ اُس نے اُس وقت آپ کچھ نہ کھایا بلکہ پیچھے کھایا ہوگا۔ کھانے کے بعد تھوڑی دیر بات چیت ہوتی رہی وہ کہنے لگا کہ دادا آپ لیٹ جائیں میں ذرا بھگوان کا نام لوں۔ یہ کہکر وہ آسن کر کے بیٹھ گیا۔ میں تھوڑی دیر میں سوگیا۔ رات دو بجے کے قریب جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اب تک دھیان میں مگن بیٹھا ہے اُس عجیب دھیان کو دیکھکر میں تعجب کرنے لگا۔ میں پھر سوگیا۔ صبح چار بجے اُس نے مجھے جگایا۔ میں نے کہا تم نے تو کچھ کھایا نہیں۔ وہ بولا نہیں۔ آج تو کھانا نہیں ہوا۔ میں نے سنا کہ اس کا عموماً یہی حال رہتا



تھا۔ جو شخص تمام رات دھیان میں صرف کرتا ہے میں اُس کے دھرم کی پیاس کی نسبت اندازہ کر سکتا ہوں۔

میں جب دسمبر ۱۹۱۶ء میں سری پاٹنگلی میں پہنچا تو پیارے لعل کا یہی حال تھا۔ میں ایک جملہ میں اُس زندگی کو آتشی زندگی کہہ سکتا ہوں جس طرح سے گرمی میں پانی کے موتوں کی نہایت پیاس ہوتی ہے ویسے ہی اُسی طرح پیارے لعل زندہ خدا کی یگانگت حاصل کرنے کے لئے پیاسا تھا۔ وہ ان دنوں میں پاک زندگی۔ اور پاک موت نام دو کتابوں کو بہت پڑھا کرتا تھا۔ نا معلوم ان دونوں کتابوں نے اُس پر کیا اثر ڈالا تھا۔ وہ اپنی خلوتی دعا میں سخت جان کندنی میں پڑتا تھا۔ اور بہت روتا تھا۔ دیوانے کی طرح کبھی کبھی وہ میرے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ کمرے میں ایک بانس سے بنا ہوا مچان تھا ہم دونوں اُس پر بیٹھے رہتے تھے۔ میں تو سو جاتا تھا پر پیارے لعل کی آنکھوں میں نیند نہیں۔ رات بھر دعا جاتی تھی۔ اگر کبھی بہت ہی نیند کا غلبہ ہوا تو ذرا آنکھ لگ گئی تو لگ گئی۔ جیسا اوپر کے خطوط سے ظاہر ہے۔ ہم جب سو جاتے تھے۔ تو وہ اکیلا دھیان میں مگن رہتا تھا۔ کبھی کبھی دھیان میں اکیلا روتا بھی تھا۔ اور جس طرح بچہ ضد کرتا ہے۔ وہ اُس انہیکچھ خدا سے ضد کرتا تھا

جب تک سکول میں کام کرتا رہا اُس نے خدمت میں کبھی بے وفائی یا لاپرواہی نہیں کی۔ وہ وقت پر سکول میں حاضر ہوتا تھا۔ اور دیانتداری سے لڑکوں کو پڑھاتا تھا سری پاٹنگلی بنجارہ کا گھر تھا۔ کبھی کبھی پیارے لعل ایک بوتل میں بجاری کی دوا اور ایک بوتل میں کھانے کے لئے بالی یا ساگو دانا لیکر سکول پہنچتا تھا۔ لڑکوں پر اُس کی عجیب تاثیر تھی۔ پیارے لعل کے چلے جانے کے بعد جب میرا دوست بابو [illegible] داس نے اور اُس کے ساتھ میں نے بھی سکول کا چارج لیا۔ تو سکول کا انتظام کامل پایا۔

(۶)

بیوی گزر چکی تھی۔ لڑکی پیارے لعل کی والدین کے پاس تھی۔ کنج لعل بہن کو سمجھاتا تھا۔ اب وہ نوکری کر تو کس کی خاطر کرے؟ دنیا اُس کو ایک بیڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ اُس کی روح چاہتی تھی کہ چڑیا کی طرح اُڑ جائے اور سب سے آزاد ہو کر کسی جنگل میں پرماتما کے دھیان میں مگن رہے۔ ہم دوستوں کی محبت اُس کو اس ارادے سے باز نہیں رکھ سکتی تھی۔ جو عشق اُس کے دل میں بھڑک رہا تھا۔ کون اُسے بجھا سکتا تھا؟ وہ اُن دنوں کنج لعل کو لکھتا ہے۔

پیارے کنج لعل

تمہارا کارڈ پا کے خوش ہوا۔ ماں کا کام ماں ہی کرے گیؔ بھائی میں کچھ عرصہ کے لئے رخصت مانگتا ہوں۔ مجھے یہ شور و غل اچھا نہیں لگتا۔ میں کچھ دن خلوت میں رہ کر ماں کو پکارنا چاہتا ہوں۔ بھائی قریب آٹھ برس میں نے دنیا میں محنت کی اور ماں نے مجھ کو بہت کچھ سکھایا! اب یہ سب اچھا نہیں لگتا۔ یہ ساری باتیں بعض وقت مجھ کو نہایت بے چین کرتی ہیں۔ فقط تمہیں لوگوں کی فکر مجھ کو مقید رکھتی ہے۔ عرصے سے میرے دل کی خواہش یہ تھی کہ جب تم لائق ہو گے تو تم پر سنسار کا بوجھ ڈال کر مجھے دنوں کے لئے رخصت ہو جاؤنگا۔ اب وہ وقت آ پہنچا ہے۔ امید ہے کہ اب مجھ کو میرے دل کی خواہش پورا کرنے کا موقعہ دو گے۔ اور اس کے لئے متعدد [illegible] سرگزشت بھی کر دے۔ اور کیا لکھوں۔ تمہارا دادا پیارے لعل

بعض وقت زنگ پر رو رہے آتے تھے۔ میں خود اُسی جلسے میں موجود تھا۔ سارے لڑکے موجود تھے لڑکوں کی طرف سے ایک سنہلا ایڈریس پڑھا گیا۔ ایڈریس کے پڑھتے وقت وہاں بڑی رونے کی آواز آئی۔ لڑکوں کے رونے پر سب کا دل پھٹ گیا۔ رخصت کے وقت سارے لڑکے کیا برہمن کیا چھوٹی ذات اپنے عزیز اُستاد کے آگے جھک جھک کر اُس کے پاؤں کی گرد لیتے تھے۔ گویا یہ انیسویں صدی میں قدیم ہند کا ایک نظارہ تھا۔ پیارے لعل سری پاٹنگلی سے چلا گیا۔ اپنے بھائی سے وداع ہونے کے لئے کلکتہ پہنچا۔

(۷)

ہم مرد تھے۔ غیر تھے۔ ہماری محبت ایسے شوریدہ سر کو باندھ کے رکھ نہیں سکتی تھی۔ شاید اُس کی بیاہی بہن کموونی اُسے باندھ لے۔ لیکن مجھ کو ٹھیک معلوم نہیں کہ وہ اپنی بہن سے ملنے گیا یا نہیں۔ اپنے بڑے ماں باپ سے تو پہلے ہی جدا ہو چکا تھا۔ اُس کی لخت جگر دختر بھی انہیں کے گھر میں تھی۔ وہ اُسے دیتے نہ تھے۔ؔ پس وہ اپنے گھر بھی نہیں گیا۔ اگر دنیا میں اُس کا کوئی گھر تھا تو کنج لعل کا گھر تھا۔ پر کنج لعل نے تو شادی کر لی۔ شادی کے بعد اکثر بھائی بھی غیر ہو جاتے ہیں لیکن کنج لعل کی بیوی اِس دنیا کی لڑکی نہ تھی۔ میں اُس کو عورت کے بجائے لڑکی ہی لکھتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اُس کو لڑکی ہی دیکھا۔ شاید وہ کبھی عورت بنی نہیں اور نہ کبھی بنے گی۔ ناظرین ذرا ٹھہر جائیے۔ وہ اُس کی زندگی کا بھی ایک صفحہ دیکھیے۔

ؔ یعنے خدا کا کام خدا ہی کریگا۔ بابو کیشو چندر سین نے مدرہڈ آف گاڈ کی تعلیم دی تھی۔ یعنے خدا جیسا باپ ہے ویسا ماں بھی ہے۔ اس میں مذکر و مونث کا فرق نہیں۔ تب سے برہمو لوگ خدا کو ماں بھی پکارا کرتے ہیں۔

ؔ کنج لعل اور اُس کی بیوی سوہنا مٹی۔ نے بڑی کوشش کی کہ لڑکی کو اپنے پاس لائیں اور اُس کو تعلیم دیں پر بڈھے نے جھٹ اُس کی شادی کر دی یعنے یہ لڑکی اُن کے ہاتھ سے جاتی رہی۔

سو رنا مسّی بھی ہمارے ضلع کی لڑکی تھی شہزادپور نامے ایک گاؤں میں اُس کی پیدائش ہوئی۔ ماں باپ کسی قدر آسودہ تھے۔ اس کی ماں بچپن میں گذر گئیں تھیں۔ بڑی بہن نے اُس کو پالا تھا۔ اُس کے ا ور بھی بھائی بہن تھے گاؤں میں لڑکیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ سو رنا وہاں پڑھنے کو جاتی تھی۔ اتنے میں اس کے والد کا بھی انتقال ہو گیا۔ سو رنا کا بڑا بھائی۔ بھاچرن گھوش کسی قصبے میں ڈاکٹری کرتا تھا۔ وہ اپنی بہن کو اپنے گھر لے گیا اور وہاں کے مدرسے میں داخل کر دیا۔ سو رنا نے پڑھنے میں بڑی محنت باندھی اور پرائمری کے امتحان میں نہ صرف پاس ہوئی۔ بلکہ سرکاری وظیفہ پا گئی۔

(باقی دارد) اشتہار

ضرورت

ایک مشنری زنانہ ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جو دیہات کی ڈسپنسری میں کام کر سکے۔ سینٹ اینڈریو زنانہ ہسپتال راولپنڈی کے انچارج ڈاکٹر سے درخواست کرو۔

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ جلسہ سہارنپور میں بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء بروز سینچر بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوگا۔ تعداد ہر کلیسیا کی روحانی حالت کی کیفیت پادری جے ڈبلیو ہیلز صاحب کے پاس ۔ ستمبر تک روانہ کرنا مناسب ہے اور خزانچی پادری پی سی اُپل کے پاس تمام فنڈوں کا روپیہ۔

المشتہر

پی سی اُپل سٹیشن چھاونی۔
پریسبٹری سٹیٹڈ کلارک۔ لودھیانہ

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۹ء

تبدیلی انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ ادارہ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے جو مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کے علاوہ دیگر فنون کے لئے بھی ۱۹۱۷ء سے صنعتی کارخانوں کی ترقی چاہتے ہیں۔ کہ ... صاحب کی زیر نگرانی کر رہے ہیں جس سے ... تعلیم ... کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ ... خوراک ... کی طالبعلم ... فیس مقررہ قیمت کتب ... ہائی کے طالب علم ... مشن سکول میں ... سکول ہذا میں ... ملازمت ... جو تعلیم پا کر ... ہو سکتے ہیں۔ ... مزید حالات ... بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشنما حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ علاوہ بریں سکول کے اساتذہ صاحبان لائق اور اعلٰی تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ ضلع گورداسپور

باغِ دل

ایڈیٹر مسز کھلب۔

یہ ... رسالہ ... زیادہ ... ہیں ... بھیجی جاتی ہیں ... زبان ... ملنے کا پتہ ... مسز الیگزنڈر ... لودیانہ

کرسچن بُک سٹور لودھیانہ

یہاں ہر قسم کی ... علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ... سوسائٹی پنجاب ریلیجیس بُک سوسائٹی ... سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔

مینیجر ... لودیانہ

مخزنِ مسیحی

یہ رسالہ ماہوار ... انگریزی اور ... الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں ... مسیحی ... کے مضامین ... کے ساتھ شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ ... خریداران ... مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں۔

قیمت سالانہ ... شہر سے ... محصول ڈاک ... ۲
ہندوستان۔ پنجاب سے ۳
غیر ممالک سے ۱۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ۸/۱ حصہ	ہِے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صیہ
پورا کالم	عہ	صیہ	مہ
پورا صفحہ	صہ	صصہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۴ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جاوے گا

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیل برادرز چھپا۔